قیدیوں میں کسی شاعر کو اس کتے کا قصیدہ لکھنے پر مجبور کیا جاتا ہے، جو سب کو کورس میں گانا پڑتا ہے ___ نجیب کیلانی نے کہانی تو بیان کر دی ہے لیکن تبصرہ نگار اس کی جھلک بھی نہیں دکھا سکتا۔

۶۳ برس کے بعد اخوان کو مصر میں آزادی سے سانس لینے کا موقع ملا ہے۔ نجیب کیلانی نے مختلف ممالک کے دورے کیے اور مختلف تہذیبوں اور معاشرتوں کا مطالعہ کیا۔ نائیجیریا کے انقلاب کے بعد اور ایتھوپیا کے دورے کے بعد فلسطین کے قیام کے دوران خصوصی ناول لکھے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی اُن کی بہت سی تصانیف ہیں اور کئی ادبی انعامات بھی ان کو ملے ہیں۔ یقیناً وہ اسلامی ادب کے میدان کی منفرد شخصیت ہیں۔ نجیب کیلانی کے دوسرے ناولوں کے ترجمے بھی پیش کرنے چاہییں۔ اس وقت جب کہ 'عرب بہار' کے بعد اخوان المسلمون توجہ کا مرکز ہے، اس ناول کو ہر پڑھے لکھے فرد تک پہنچانا چاہیے۔(مسلم سجاد)

**سیّد مودودیؒ، ایک مشاہدہ، ایک موازنہ**، ڈاکٹر مالک بدری۔ ناشر: اسلامک ریسرچ اکیڈمی، اکیڈمی بک سنٹر، ڈی-۳۵، بلاک ۸، فیڈرل بی ایریا، کراچی-۷۵۹۵۰۔ صفحات: ۴۸۔ قیمت: ۴۰ روپے۔

سوڈان کے عالم ڈاکٹر مالک بدری نے مولانا ابوالاعلیٰ مودودیؒ سے اپنے تعلّق کے آغاز و ارتقا پر کئی سال پہلے انگریزی میں ایک مضمون لکھا تھا۔ سید مودودیؒ کی کرشماتی شخصیت اور ان کی پُرتاثیر کلامی نگارشات پر یہ ایک عمدہ تحریر ہے۔ اس کا اُردو ترجمہ ماہنامہ ترجمان القرآن کی سید مودودیؒ پر اشاعتِ خاص میں شائع ہوا (مئی ۲۰۰۴ء)۔ اب ادارہ معارف اسلامی کراچی نے کسی اظہارِ تشکر کے بغیر زیرنظر کتابچے کی شکل میں شائع کیا ہے۔

مصنف پہلے پہل ۵۰ کے عشرے میں امریکن یونی ورسٹی بیروت کے زمانۂ طالب علمی میں سید مودودی سے آشنا ہوئے تھے۔ ان دنوں وہ اخوان المسلمون سے متاثر تھے مگر اخوان کی بعض پالیسیوں کے بارے میں شدید بے اطمینانی کا شکار تھے۔ اتفاقاً رسالہ دینیات (کا انگریزی ترجمہ) ان کے ہاتھ لگا، بس اسی تحریر نے انھیں سید مودودیؒ کا گرویدہ بنا دیا۔ کہتے ہیں: ''سید مودودیؒ نے میرے اس تمام ذہنی اور روحانی خلجان کو دُور کر دیا جس کا شکار میں امریکی یونی ورسٹی کے نام نہاد اسلامی فلسفہ کورس پڑھنے کے دوران ہو چکا تھا''۔